© rasailojaraid.com

تبصرہ کتب

ششماہی ''علوم اسلامیہ'' انٹرنیشنل ''سیرۃ النبی نمبر''

(اردو-عربی-سندھی-انگریزی)

اہل علم وتحقیق اور مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات سے مخفی نہیں کہ وطن عزیز میں ماشاءاللہ روزانہ شائع ہونے والے اخبارات کے علاوہ ہفتہ وار، ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور سال کی بنیاد پر شائع ہونے والے مجلّات اور رسائل وجرائد کی بہتات ہے- ہر قابل ذکر علمی ادارے، کالج، یونیورسٹی، دینی مدرسہ، سیاسی و مذہبی تنظیم اور سماجی وتبلیغی تحریک کی طرف سے اس کے افکار ونظریات کا حامل اور جاری سرگرمیوں کی تفصیل پر مشتمل کوئی نہ کوئی ترجمان رسالہ وجریدہ شائع ہو رہا ہے- رسائل وجرائد کی بھرمار اور لکھنے کی صلاحیت رکھنے والوں کی کثرت تو بحمداللہ خوش آئند پہلو ہے مگر اس میں لائق توجہ بلکہ قابل افسوس امر ایک تو یہ ہے کہ بہت کم رسائل ہیں جن میں علمی وتحقیقی معیار کو مدنظر رکھا جاتا ہو- کئی رسائل میں شائع ہونے والے مضامین کو دیکھ کر ایسے لگتا ہے کہ بس رسالہ کا پیٹ بھرنا اور متعلقہ ادارہ وتنظیم کا نام شائع کرنا مقصود ہے- مضمون نگار کا مطمح نظر بھی یہی کچھ معلوم ہوتا ہے- اسے کوئی بات صفحہ قرطاس پر لانے کی نزاکت کا اندازہ ہے اور نہ اس بات کی پروا ہے کہ آگے چل کر میری کسی غیر تحقیقی تحریر کے کیا فکری ونظریاتی اور عملی نتائج برآمد ہوں گے- راقم کے ذاتی مشاہدہ کے مطابق اکثر مضامین رطب ویابس روایات وواقعات کا مجموعہ، محض نقل مکانی، سرقہ اور ثانوی مآخذ سے ماخوذ ہوتے ہیں- اگر کسی ثانوی مآخذ میں خدانخواستہ کوئی پروف کی غلطی رہ گئی ہے- مثلاً فرزدق (دال کے ساتھ) کی جگہ فرزوق (واؤ کے ساتھ) شائع ہو گیا ہے تو ''فاضل مقالہ نگار'' بھی مکھی پر مکھی مارتے ہوئے آگے فرزوق (واؤ کے ساتھ) ہی نقل کر دیتا ہے- وغیرہ وغیرہ-

رسائل وجرائد کے حوالے سے دوسری قابل افسوس بات یہ ہے کہ اکثر رسائل وجرائد محض اپنے ناشر اور تحریک وتنظیم کے قائد وبانی کے مسلک اور افکار ونظریات کے ترجمان ہوتے ہیں- مطبوعہ مضامین میں تمام دلائل کی ''تان'' بھی بالآخر متعلقہ مسلک ونظریہ کی تائید وحمایت پر ہی آکر ٹوٹتی ہے-

مسلکی ومذہبی اور فکری ونظریاتی تعصب اور تحقیقی معیار کی گراوٹ کی مذکورہ صورت حال میں کسی ایسے پرچے کی اشاعت جس کا مقصد کسی مخصوص مسلک ونظریہ کی ترجمانی کی بجائے ''اسلام اور نظریہ پاکستان کا تحفظ ہو- دوسرے ملک وملت کا ترجمان'' ہونے کا داعی ہو- علاوہ ازیں اس میں شائع شدہ مقالات کے اندر بھی کافی حد تک جدید تحقیق کے اصول وقواعد کو مدنظر رکھا گیا ہو تو اسے اطمینان بخش امر ہی قرار دیا جائے گا-

اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظ اور ملک وملت کا ترجمان ہونے کا داعی یہ مجلّہ ششماہی ''علوم اسلامیہ'' انٹرنیشنل کراچی ہے جس نے محرم ۱۴۲۶ھ (بمطابق فروری ۲۰۰۳ء) سے اپنی اشاعت کا آغاز کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے جو بیک وقت چار زبانوں (اردو-عربی-سندھی-انگریزی) کے حامل مقالات پر مشتمل ہوگا-دوسرے آئندہ ہر سال کا پہلا شمارہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر اور دوسرا شمارہ عام موضوعات پر مشتمل ہوا کرے گا- اس کے چیف ایڈیٹر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اور سرپرست جناب مفتی محمد نعیم ہیں جبکہ مجلس ادارت میں وطن عزیز کی مختلف یونیورسٹیوں اور علمی اداروں سے تعلق رکھنے والے بلکہ ان اداروں کی ''پہچان'' ہونے کا اعزاز رکھنے والے متعدد نامور ریسرچ اسکالرز کے نام شامل ہیں-مثلاً:

۱- پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی — صدر' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی' اسلام آباد
۲- پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی — ڈائریکٹر جنرل' دعوہ اکیڈمی' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی' اسلام آباد
۳- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مہتمم جامعہ اسلامیہ' بنوری ٹاؤن' کراچی
۴- پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چستی — ڈین آرٹس فیکلٹی' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی' اسلام آباد
۵- مولانا سید نصیب علی شاہ — مہتمم جامعۃ المرکز الاسلامی' بنوں
۶- ڈاکٹر محمود الحسن عارف — چیئرمین' اردو دائرہ معارف اسلامیہ' پنجاب یونیورسٹی' لاہور

اس مجلّہ کا پہلا اور زیر تبصرہ شمارہ ''سیرۃ النبی نمبر'' ہے جس میں ''مذہبی رواداری' روشن خیالی' اعتدال پسندی' انتہائی پسندی' دہشت گردی' جدت پسندی'' جیسی اصطلاحات اور موضوعات کا ''سیرت طیبہ کے تناظر میں'' علمی و تحقیقی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے-اہل علم جانتے ہیں کہ آج کل مغربی میڈیا' این جی اوز اور بعض جدت پسند بلکہ مغرب پرست دانشور اپنے مخصوص عزائم اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ان مذکورہ اصطلاحات کو مرضی کا جامہ پہنا رہے اور اصل حقیقت و مفہوم سے ہٹ کر من مانی تشریح کر رہے اور مسلمانوں کو موردالزام ٹھہرا رہے ہیں-مگر زیر نظر شمارہ کے فاضل مقالہ نگاروں نے مغربی میڈیا سے متأثر اور مرعوب ہوئے بغیر سیرت طیبہ کے تناظر میں اور دلائل و حقائق تاریخ و واقعات اور روایت و درایت کی روشنی میں مذکورہ بالا اصطلاحات اور موضوعات پر روشنی ڈالنے اور مغرب و استعماری طاقتوں کو آئینہ دکھانے کی قابل قدر کوشش کی ہے-مثلاً زیر نظر مجلّہ کے پہلے ہی مقالہ میں مولانا محمد اسعد تھانوی نے دلائل سے واضح کیا ہے کہ دہشت گرد فسادی اور عدم برداشت کا علمبردار اسلام اور مسلمان نہیں بلکہ مغرب ہے-مگر اس کے باوجود وہ ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کے مصداق اہل اسلام کو دہشت گرد اور انتہا پسند قرار دیتے ہیں-

اسی طرح زیر نظر شمارہ میں شامل دوسرے مقالات میں بھی عقلی و نقلی دلائل اور تقابلی مطالعہ سے بتایا گیا ہے کہ اسلام کا انتہا پسندی اور دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں-نیز مذہبی رواداری' روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا اصل مفہوم اور حدود و قیود بھی قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے-پرچہ میں ''گوشہ علمی و تعلیمی خبریں'' کے عنوان سے بھی ایک مفید اور معلوماتی سلسلہ شروع کیا گیا ہے-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علاوہ ازیں ''ریسرچ اسکالر سے درخواست'' کے عنوان کے تحت پرچہ کے تحقیقی منہج' اغراض و مقاصد اور مجوزہ عنوانات کی بھی نشاندھی کر دی گئی ہے۔

مختصر یہ کہ ششماہی ''علوم اسلامیہ'' مجلّات و جرائد کے میدان میں ایک عمدہ اور مفید اضافہ ہے۔ دعا ہے کہ یہ تسلسل سے شائع ہوتا رہے اور اشاعت سے مطلوب مقاصد پورے ہوں۔ آمین۔

آخر میں ایک بات کی طرف توجہ دلانا بے جا نہ ہوگا۔ وہ یہ کہ آج کل تبصروں میں عام طور پر زیر تبصرہ کتاب/رسالہ کے بارے میں تعریفی کلمات ''ایک ضرورت'' اور فیشن بن کر رہ گیا ہے۔ تاہم دیانت کا تقاضا ہے کہ قابل اصلاح و ضروری چیز کی بھی نشاندھی کی جائے۔ وہ یہ کہ زیر تبصرہ مجلّہ کے چیف ایڈیٹر ماشاءاللہ صاحب نظر' تجربہ کار مؤلف و مقالہ نگار اور جدید تحقیق کے اصول و ضوابط کو جاننے والے ہیں' ان کیلئے کوئی بات کہنا ''سورج کو چراغ دکھانے'' کے مترادف ہے تاہم عرض ہے کہ چیف ایڈیٹر اور پرچے کا بانی مبانی ہونے کی حیثیت ان کی ذمہ داری ہوگی کہ:

☆ جس طرح انہوں نے پرچے کی اشاعت کا مقصد ''اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظ ملک و ملت کا ترجمان'' متعین کیا ہے۔ اس پر سختی سے اور ہر قیمت پر قائم رہیں۔ کیونکہ عموماً ہوتا ہے ہے کہ شروع میں اعلیٰ مقاصد مدنظر ہوتے ہیں مگر بعد میں بوجوہ وہ اصل مقاصد پس پشت چلے جاتے ہیں۔ پورے ملک و ملت کی ترجمانی تو شاید مشکل ہو البتہ اسلام اور نظریہ پاکستان کے تحفظ پر کاربند رہا جا سکتا ہے۔

☆ تحقیقی مقالات کا حصول اور تحقیقی معیار کو قائم رکھنا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ شامل اشاعت ہونے والے ہر مقالہ کو اچھی طرح دیکھ لیا جائے کہ تحقیق کے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ زیر نظر شمارے میں ایک مقالہ من وعن ''نقل'' اور اول تا آخر ''سرقہ'' ہے۔ کہیں بھی اصل مآخذ کا حوالہ دینے کی ''اخلاقی جرأت'' کا مظاہرہ نہیں کیا گیا اس قسم کے مقالات سے پرچہ کی ساکھ پر جو اثر پڑے گا وہ واضح ہے۔ لہذا آئندہ اس معاملے میں پوری احتیاط برتی جائے۔

☆ مجلس ادارت میں جن کبار اہل علم و تحقیق کا نام ہے یہ محض ''تبرک'' کے طور پر نہ ہو بلکہ ان کے علمی و تحقیقی تجربہ سے پورا پورا اور باقاعدہ فائدہ اٹھایا جائے۔ اور ان کی اپنی تحریریں بھی شائع کی جائیں۔

☆ زیر نظر شمارے میں کاغذ ذرا نرم لگا ہوا ہے' ۶۸ گرام کا کاغذ تو کم از کم لگنا چاہیے۔ عمدہ کاغذ سے طباعت اور ظاہری حسن (Get up) میں جو اضافہ' کشش اور خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

(حافظ محمد سعد اللہ)
مدیر منہاج

© rasailojaraid.com